شانِ جلسہ آنِ محفل جانِ کانفرنس

اصولِ نظامت

تالیف

مولانا محمد صفی اللہ قادری گلاب پوری

استاذ مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ، لعل گوپال گنج، الٰہ آباد

RAZVI KITAB GHAR

رضوی کتاب گھر دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شانِ جلسہ آنِ محفل جانِ کانفرنس

اُصولِ نظامت

تالیف

مولانا محمد صفی اللہ قادری گلاب پوری

استاذ مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ، لعل گوپال گنج، الہ آباد

ناشر

رضوی کتاب گھر رجسٹرڈ

۴۲۵، اُردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

فون 23264524

Razavi Kitab Ghar

425, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

ISBN 01- 89201- 38- 8

کتاب	:	اصول نظامت
تالیف	:	محمد صفی اللہ قادری
ناشر	:	رضوی کتاب گھر، دہلی
باہتمام	:	(حافظ) محمد قمر الدین رضوی
کمپوزنگ	:	رضوی کمپیوٹر پوائنٹ، دہلی
آپریٹر	:	کامل احمد نعیمی
اشاعت اول	:	۲۰۰۹ء
تعداد	:	۱۱۰۰
صفحات	:	۴۸
قیمت	:	

اظہار خیال

اس ترقی یافتہ دور اور رنگارنگ زمانہ میں ہر چیز کا مزاج بدل گیا ہے اور مادی ترقی سے روحانی ترقی بھی متاثر ہورہی ہے، ایک زمانہ تھا جب کہ نا شعراء میں اٹھا پٹک تھی نہ خطباء میں لفاظی نہیں دعوت سخن کی کوئی خاص ضرورت محسوس کی جاتی تھی اور اب انداز خطابت اور انداز سماعت دگرگوں ہوگیا ہے۔ مقررین اپنے انداز میں، شعراء اپنے طور پر اور معلنین اپنے لحاظ سے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جب تک ان حضرات میں ناز وادا اور لچھے دار لفاظی نہ ہوں تو جلسہ کو کامیاب نہیں سمجھا جاتا، ہوا کا رخ یہ ہے کہ خطباء وشعراء کی طرح اناؤنسر بھی ادبی جام میں معیار الفاظ کا نشہ بند کرکے عوام کے سامنے پیش کرے تو اسے قبول کیا جاتا ہے چنانچہ اسی کے مدنظر میں نے اناؤنسری کے لیے اصول نظامت نام کی کتاب ترتیب دی ہے، یوں ہی میرا زمانہ طالب علمی سے شوق رہا ہے اور طلبہ کی تقریری بزم میں یہ کام میرے سپرد رہا کرتا تھا اس طرح میں اپنے نئے فن میں نیا نہیں ہوں بلکہ کہنہ مشق ہوں اب جب کہ میں نے تدریس وتقریر کی ذمہ داری سنبھالی ہے اور مختلف جلسوں وکانفرنسوں میں شرکت کررہا ہوں تو میں نے اچھی طرح محسوس کیا ہے کہ اجلاس کی آدھی جان اعلان اور اعلام ہوا کرتا ہے، اگر معلنین نے اعلان میں چاشنی بھردی ہے تو اس سے سامعین خطباء شعراء کا موڈ فریش ہوجاتا ہے اور نیا تحفہ قبول کرنے کے لیے سامعین ذہنی طور سے تیار ہوجاتے ہیں، ہر چیز کا وقت ہوتا ہے گرچہ تا ہوز میں اس اہم کام کو نہ کرسکا تھا، اب اللہ رب العزت کی رحمت خاصہ پر اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ایک اہم تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

اس کتاب میں ایک قاری دس شعراء اور دس خطباء کو دعوت سخن کا بہترین انداز اور شاندار طریقے بتائے گئے ہیں، لہٰذا یقین ہے کہ قارئین اسے پسند کریں گے۔

محمد صفی اللہ قادری

تقریظ جلیل

تصدیق انیق حضرت علامہ مفتی محمد مصلح الدین قادری صاحب
شیخ الحدیث مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج الہ آباد

تقریر و نعت خوانی کی طرح اصول نظامت نے بھی ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کرلی ہے، آئے دن جلسے کا انعقاد اور کانفرنسوں کا وقوع اس کا صحیح غماز ہے، زبان و بیان کے اس ترقی یافتہ دور میں ہر سمت فصاحت التزام اور بلاغت نظام سے مملو نظر آتی ہے، ہر ماحول طرز ادا، مہر وفا کا آئینہ دار ہے اور منظر گلہائے رنگارنگ بہر گوشہ چمن چمن افتادہ کے مصداق ہے اس نور و سرور سے بھرپور سماں کے مدنظر عزیز ارشد ادیب لبیب حضرت مولانا محمد صفی اللہ قادری صاحب نے آپ کی ہدست اصول نظامت نام کی کتاب ترتیب دی ہے۔ میں نے اسے بالاستیعاب دیکھا ہے ماشاء اللہ خوب کیا ہے۔ گلاب پور سسوا کٹیا کی شاداب فضاء، مظہر العلوم کا حسین گرد و پیش اور حضرت حنیف ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا روحانی فیض سخا سب کو منور کئے ہوئے ہے، کٹیا کی سرزمین سے نکلنے والے لعل بدخشاں اپنے آپ میں بے مثل و بے مثال ہیں، ادب و فن کا یہ سیل رواں نہ جانے کہاں کہاں سے گذرتا ہے اور کس کو کس کو فیضیاب کرتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

صمیم قلب سے دعاء ہے کہ جب تک غازۂ شفق سے چہرۂ شام و سحر گلنار رہے اور بام فلک چراغ مہر جہاں تاب سے مطلع انوار رہے تب تک اصول نظامت کے فیضان گہر بار سے بزم عشق و محبت ضیا بار رہے اور مصنف کو مزید قلمی خدمات کی توفیق عطا کار رہے۔

ابوالفصیح محمد مصلح الدین قادری

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

امابعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بادۂ توحید کے متوالو، شمع رسالت کے پروانو، شہدائے ملت کے طلبگارو، اولیاء امت کے جانثارو، غوث وخواجہ کے دیوانو، آؤ سب سے پہلے سرور کونین، سلطان دارین، سید الثقلین، نبی الحرمین، امام قبلتین، صاحب قاب قوسین، محبوب المشرقین، مطلوب رب المغربین، آفتاب رسالت، ماہتاب نبوت، محمد عربی روح فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود وسلام کا ہدیہ نچھاور کیجئے اور جھوم جھوم کر پڑھئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بَارِکْ وَسَلِّمْ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

آیئے ہم اور آپ مل کر نعرہائے تکبیر ورسالت کی پرزور آواز سے فضا کو ہموار اور سماں کو خوشگوار بنائیں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت، یارسول اللہ، نعرۂ غوثیہ یاغوث اعظم المدد زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، شیخ الاسلام والمسلمین، حجۃ اللہ فی الارضین، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ جن کا سینہ عشق رسول کا خزینہ ہے، جن کا جگر معارف اسلامی کا گنجینہ ہے، جن کا قلب قرآن وحدیث کا مدینہ ہے، جن کی راہ راہ قرینہ ہے۔ جن کا خیال مدینہ صرف مدینہ ہے، جنکا علم سینہ بسینہ ہے، جنکا بدخواہ کمینہ محض کمینہ ہے۔ کلام الامام امام الکلام اس طرح گویا ہیں۔

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

سامعین کرام! آج اس عظیم الشان اجلاس اور تاریخ ساز کانفرنس میں فقیر کو اناؤنسری کی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے، حتی الامکان کوشش کروں گا کہ اس کی ابتداء سے انتہا تک تمام پروگرام بحسن وخوبی انجام دوں۔ یہ کہتے ہوئے۔

گلشن ہے عطر بیز لئے حسن کی نزاکت
غنچوں کا ہے تبسم پھولوں کی مسکراہٹ

تاروں کی انجمن میں ہے شان کی لطافت
میرے حوالہ اب ہے اس بزم کی نظامت

حضرات! آپ سے گزارش ہے کہ اطمینان وسکون کا ماحول بنائے رکھئے اور اپنے آنے والے مخصوص مہمان علماء کرام، شعرائے اسلام کی دینی اشاعت ہوش گوش سے سنئے اور اپنے ایمان وعقیدہ کو جلا بخشئے۔

بنائے کعبہ پڑتی ہے جہاں ہم خشت خم رکھ دیں
جہاں ساغر پٹک دیں چشمۂ زمزم ابلتا ہے

سامعین کرام! آج کل جلسوں اور کانفرنسوں کا انعقاد انسانوں کی دماغی قلبی، روحانی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے، اراکین جلسہ نے جہد مسلسل اور پیہم سعی کے بعد اس عظیم الشان اجلاس، تاریخی کانفرنس، مہاویشال سبھا کا اہتمام وانصرام فرمایا ہے یہ سوچ کر۔

محمد مصطفےٰ صلی علیٰ کی آج محفل ہے
حبیب کبریا صلی علیٰ کی آج محفل ہے
فرشتے عالم بالا سے سن سن کر یہ کہتے ہیں
چلو نور خدا صلی علیٰ کی آج محفل ہے

حضرات! آج رنگ ونور اور کیف وسرور کے ماحول میں ہر جانب سے عاشقان جمال مصطفےٰ کا تانتا لگا ہوا ہے، اور غوث وخواجہ کے عقیدت مندوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر امنڈ پڑا ہے، رحمت ونور کے شامیانہ تلے تشریف رکھئے۔ عنقریب رحمت الٰہی کا گھٹا ٹوپ بادل ٹوٹ ٹوٹ کر برسنے والا ہے اور حاضرین جلسہ عشق رسول میں مچل مچل کر نہانے والے ہیں کیونکہ۔

ہر جبیں پر ہے چمک اور ہر نظر مسرور ہے
احترام مصطفےٰ جس شخص کا دستور ہے
ہیں فرشتے آدمی کے ساتھ بھی آکر شریک
بزم ذکر سرور کونین ذکر نور ہے

سامعین کرام! اراکین انجمن اور مسلمانان جوار نے خلوص ومحبت کے ساتھ اس روح پرور کانفرنس کا انعقاد کیا ہے جو سراسر مذہبی ہے اس کانفرنس کو سیاست حاضرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا اس پنڈال سے جو باتیں نشر کی جائیں گی وہ مذہب وملت کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہوں گی اس لیے۔

آؤ ہم سب مل کے بیٹھیں پیار کی باتیں کریں
سر زمین طیبہ و سرکار کی باتیں کریں
دو جہاں کے سرور و سردار کی باتیں کریں
فخر آدم احمد مختار کی باتیں کریں

حضرات! آج کتنا پاکیزہ اور روح پرور ماحول ہے، آج کتنا انوکھا اور نرالا سماں ہے، آج کتنا حسین اور پر کیف منظر ہے۔ آج کیسا حسن و جمال اور کیسی دلکش محفل ہے۔ جہاں

گلشن میں گل کے حسن مجازی کی دھوم ہے
بلبل کے سوز نغمہ طرازی کی دھوم ہے
جو چاہے ان سے مانگ لے وہ دولت کمال
یہ مصطفیٰ کی بندہ نوازی کی دھوم ہے

اور اسی تسلسل میں نئے لب و لہجے کے اشعار ملاحظہ کیجئے۔

گلشن کون و مکاں میں دلکشی کی دھوم ہے
جس طرف دیکھو نشاط زندگی کی دھوم ہے
جگمگاتے قمقموں نے یوں ستاروں سے کہا
آج جشن عید میلاد النبی کی دھوم ہے

سامعین کرام! آج کی یہ نورانی رات ہوگی، نور و نکہت کی برسات ہوگی، ایمان و ایقان کی سوغات ہوگی، فضائل مصطفیٰ کی بات ہوگی، ہمارے علماء کرام و شعراء عظام تشریف لا چکے ہیں۔ آپ اطمینان و سکون کا مضبوط دامن تھامے رکھئے اور سکوت کا ماحول بنائے رکھئے البتہ یہ بات اپنے ذہن میں محفوظ رکھئے کہ شاعر کا کوئی شعر اور مقرر کا کوئی نکتہ پسند آجائے تو سبحان اللہ، ماشاء اللہ، الحمد للہ کے مقدس الفاظ سے داد سخن دیجئے گا تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور

آپ کی بیداری کا ثبوت ملتا رہے۔ محض اس لیے کہ:

نور ونکہت کی یہ سوغات نہیں آئے گی
پھر کبھی اتنی حسین رات نہیں آئے گی

حضرات! آج ہماری اور آپ کی کتنی خوش نصیبی ہے کہ اس تاریخی کانفرنس کی صدارت ایک عظیم شخصیت کے حوالے کی گئی ہے جنہیں دنیا حضرت علامہ مفتی............صاحب قبلہ کی ذات گرامی سے جانتی اور پہنچانتی ہے ان کی دہلیز پر بڑے سے بڑے خطیب کی زبان لڑکھڑانے لگتی ہے اور بڑے سے بڑے ادیب کی نوک قلم سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگتے ہیں، نہ زبان کی باگ ہاتھ میں رہتی ہے، نہ قلم کا رکاب پاؤں میں ان کی شخصیت کو اگر آفتاب علم کی روشنی میں دیکھا جائے تو زبان پر یہ شعر بے اختیار آجاتا ہے۔

کوئی تصویر نہ ابھری تیری میری تصویر کے بعد
ذہن خالی ہی رہا کاسۂ سائل کی طرح

سامعین کرام! آج علمی آفتاب و ماہتاب کی روشنی میں، فردوس بریں کی بہاروں میں، باغ جنان کے نظاروں میں، ستاروں کی انجمن، انجمن میں پھولوں کے حسین باغوں میں، عطر و گلاب کے رنگ میں، کہکشاں کے جمالوں میں، کوثر و سلسبل کے جام میں، اس نورانی رات میں نعت خوانی ہوگی، حقیقت کی ترجمانی ہوگی، آب حیات نوشی ہوگی، نور و عرفان کی موسلا دھار بارش ہوگی۔ لہٰذا ایسے خوشگوار ماحول میں:

شمع یاد شہ کونین جلا دی جائے
تیرگی جادۂ منزل کی مٹا دی جائے
تاکہ تشریف یہاں لائیں شہ جن و بشر
بزم میلاد نبی خوب سجادی جائے

حضرات! اس ولولہ انگیز اور وقار آگیں ماحول میں نذرانۂ گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لیے باری باری آسمان شعر وسخن کے درخشندہ ماہ نجوم تشریف لائیں گے اور آسمان خطابت کے روشن شمس وقمر جلوہ افروز ہوں گے اور باری باری سے قوم مسلم کو نور وسرور کا یہ پیغام محبت پہنچائیں گے۔

فردوس میں ہے اور نہ باغ ارم میں ہے
جینے کا لطف روضۂ شاہ امم میں ہے
اے امتی تو اسوۂ خیر البشر پہ چل
تیری نجات آقا کے نقش قدم میں ہے

سامعین کرام! اب دستور کے مطابق نکہت وجمال میں شرابور ہوکر، عشق وعرفاں کے سمندر میں ڈوب کر تلاوت قرآن عظیم سے اس جلسے کا آغاز ہونے جارہا ہے، انشاء اللہ آپ سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ اس کی ابتدا ہی سے حق ومعرفت کے تارے کھلنے لگیں گے، نور وایمان کے اجالے پھیلنے لگیں گے، شمس وقمر مسکرانے لگیں گے، شجر وحجر جھوم جانیں لگیں گے اور پورے ماحول پر ایک سماں چھا جائے گا یعنی میری مراد طلیق اللسان قاریٔ قرآن جناب .... صاحب قبلہ ہے۔ آپ مائک پر تشریف لائیں اور اپنی تلاوت سے اہل سنت کا دستور بھی ادا کریں اور اس عظیم الشان جلسے کا آغاز بھی۔

محفل کی ابتدا ہے کلام مجید سے
رحمت کے پھول برسیں گے ذکر سعید سے
سناؤ نغمۂ قرآں کے ہم بیدار ہوجائیں
اندھیر سے نکل کر صاحب انوار ہوجائیں
غنچوں کی شادابیاں چمن کے ہر پھول
مرجھائی ہوئی کلیاں تو نے کھلا دیا

اور

مسلم کے لیے نعمت یزداں ہے جہاں میں
سچ پوچھیے تو چشمۂ عرفاں ہے جہاں میں
جس فیض کے چشمہ سے گریزاں ہیں مسلماں
وہ فیض کا چشمہ یہی قرآں ہے جہاں میں

آپ تلاوت کرر ہے تھے اور سامعین کے قلوب مچل رہے تھے اور ذہن ودماغ میں تجلیات الٰہی کے شعلے بھڑک رہے تھے جی تو چاہتا تھا کہ آپ یوں ہی تلاوت کرتے رہیں اور ہم سب ہمہ تن گوش ہوکر اس تلاوت سے مستفیض ہوتے رہیں بہر حال پورا مجمع اور تمام سامعین آپ کی تلاوت سے محظوظ اور مستفیض ہورہے تھے۔

سیرت محبوب حق کا آئینہ قرآن ہے
یہ اصول بندگی ہے یہ میرا ایمان ہے

نور سے معمور ہے ہر ذرۂ ارض وسما
عرصۂ کونین پر سایہ فگن قرآن ہے

حضرات! جلسے کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے دور دراز منازل طے کر کے آپ کے دیار میں آنے والے مہمان شعراء وخطبا سے ملاقات کرا دوں جو مکمل طور سے سامعین کے ذہن ودماغ پر اپنی حکمرانی کا سکہ جما کر یہ پیغام دیں گے۔

جہاں ہم ذکر شاہ کوثر وتسنیم کرتے ہیں
فرشتے نور کا صدقہ وہیں تقسیم کرتے ہیں

گدا بن کر پہنچتا ہے جو ان کی بزم نوری میں
اسے اپنے کرم سے شاہ ہفت اقلیم کرتے ہیں

سامعین کرام! اب اس پر کیف ماحول کو دیکھتے ہوئے وجد آفریں نغموں اور ولولہ انگیز تقریروں کا دور چلا دوں جس سے فضا جھوم جائے۔ عرش وجد میں آجائے، دل تڑپنے لگے، تارے چمکنے لگے، چاند مسکرانے لگے، پھول مہکنے لگے، غنچے چٹکنے لگے، نور کا بادل چھا جائے اور چمن کی ہر کلیاں یہ کہتے ہوئے شگفتہ ہو جائے کہ:

فلک سے رحمت حق کا نزول ہو جائے
ابھی شروع جو ذکر رسول ہو جائے
چمن میں جان گلستاں کی آمد ہے
ہر کلی سے یہ کہہ دو کہ پھول ہو جائے

لیجئے اب بارگاہ رسالت میں نذرانۂ عقیدت اور گلہائے عشق و محبت پیش کرنے کے لیے نازش شعر و سخن، شاعر فکر و فن جناب.........صاحب کو دعوت سخن دے رہا ہوں۔ ان کی نعت خوانی میں اگر کلام کی فصاحت ہے تو زبان کی بلاغت بھی ہے، اگر تخیل کی عظمت ہے تو حسن کی صداقت بھی ہے، اگر علم کی فراست ہے تو شعر و سخن کی مہارت بھی ہے، اگر ایمان کی حلاوت ہے تو عمل کی شرافت بھی ہے، اگر پھولوں کی مسکراہٹ ہے تو کلیوں کی لطافت بھی ہے۔

شب کی ان خاموشیوں میں نعت تم پڑھتے ہوئے
رات کی تاریکیوں کو معتدل کرتے ہوئے
لے کے موجوں کا ترنم گنگناتے جھومتے
بزم میلاد نبی میں نور برساتے ہوئے

☆☆☆

کانٹوں سے گذرنا تو بڑی بات ہے لیکن
پھولوں پہ بھی چلنا کوئی آسان نہیں ہے

اور اسی ضمن میں یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیے۔

زندگی بٹتی ہے ہر دم زیر دامان رسول
دیکھ لو چل کر مدینے میں غلامان رسول
دونوں عالم میں نہیں ہے میری جنت کا جواب
پوچھو اس سے جس نے دیکھا ہو گلستان رسول

حضرات! ابھی ابھی شاہکار ترنم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں رطب اللسان تھے، شاعر اسلام کا کلام ایک طرف سوز و گداز سے بھرپور تھا تو دوسری طرف کیف و اثر سے معمور تھا، ایک طرف نور و نکہت سے مسرور تھا تو دوسری طرف روحانی شان سے مسحور تھا۔

شاخ طوبیٰ کے قلم سے طالع بیدار لکھ
لوح دل پر نام محبوب خدا ہر بار لکھ
جادۂ حسن عقیدت میں دیکھا زور قلم
حمد باری لکھ ثنائے احمد مختار لکھ

سامعین کرام! سر بفلک پہاڑ کی چوٹی کی سیر کر لینا آسان ہے، شمس و قمر کے اوپر کمند ڈالنا سہل ہے لیکن نعت گوئی کی نازک منزل سے کامیاب و کامراں ہو کر گذر جانا آسان نہیں ہے بلکہ از حد دشوار گذار ہے۔ کیونکہ:

نعت اوصاف محمد مصطفےٰ کا نام ہے
نعت شرع دین احمد مجتبیٰ کا نام ہے
نعت تقدیس حبیب کبریا کا نام ہے
نعت تحسین امام الانبیاء کا نام ہے
نعت گلزار محبت کی ہوا کا نام ہے
نعت باب رحمت رب العلیٰ کا نام ہے

نعت ذکر رحمت ہر دو سرا کا نام ہے

نعت جنت کی فضائے جانفزا کا نام ہے

حضرات! ابھی آپ شعر وسخن، زبان وبیان کی پنہائیاں ملاحظہ فرمارہے تھے۔ ابھی آپ نعت گوئی کے عظیم فیض سے لذت آشنا ہورہے تھے، اور پورا مجمع خوش ہوکر داد وتحسین کی صدا بلند کررہا تھا اور شاعر اسلام داد ودہش سے فیضیاب ہورہے تھے اور جانبین کی مقدس گونج سے آسمانی فضا بھی معطر ہوکر شاد کام ہورہی تھی۔ یہ کہہ کر کہ

رسول اللہ سے جس کو عقیدت ہے محبت ہے

وہی دونوں جہاں میں کامراں ہے یہ حقیقت ہے

خدا نے جو کیا ہے فرض وہ اپنی جگہ لیکن

نبی کی نعت لکھنا اور پڑھنا بھی عبادت ہے

سامعین کرام! اب خطیب ملت کی خطابت سے مستفیض ہونے کے لیے اہم مقرر کی تقریر بے نظیر سے محفوظ ہونے کے لیے، واعظ طریقت کی وعظ ونصیحت سے تسکین قلب کے لیے ہمہ تن گوش ہوکر تیار ہوجائے اس لیے کہ نعت وتقریر کا ربط مرحبا صد مرحبا ہے، نعت وخطابت کا تعلق بے مثل وبے مثال ہے، نعت ووعظ کے درمیان کوئی تیسرا اجز خط فاصل نہیں ہے۔ ان دونوں کے وصل پر میں نے یوں روشنی ڈالی ہے کہ نعت اگر برہان ہے تو تقریر اس کی شان ہے، نعت اگر جسم ہے تو تقریر اس کی جان ہے، نعت اگر مضمون ہے تو تقریر اس کا عنوان ہے، نعت اگر گلاب ہے تو تقریر اس کی خوشبو ہے، نعت اگر نظم ہے تو تقریر اس کا معنی ہے، نعت اگر متن ہے تو تقریر اس کی شرح ہے، اس روح پرور اجلاس میں اس ولولہ انگیز ماحول میں، اس عظیم الشان کانفرنس کو خطاب کرنے کے لیے ایک انمول رتن کو پیش کررہا ہوں، آپ کا علم وفضل، زہد وتقویٰ، عشق وعرفاں، نور

وجمال، دولت وفکر، حکمت وکمال بے مثل و بے مثال ہے یعنی واعظ خوش الحان، مقرر ذیشان خطیب اللسان، فصیح البیان، واقف تفسیر قرآن، سیاح نیپال وہندوستان حضرت علامہ مولانا...... صاحب قبلہ ہیں۔ ان کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، اہل علم انہیں مقرر کہتے ہیں اور تقریر بھی، آیئے عظیم الشان خطیب کا استقبال نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی چھاؤں میں کریں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

حضرت کو اس شعر کے ساتھ دعوت سخن دے رہا ہوں کہ:

ایسی شان پیدا کر کہ باطل تھرتھرا اٹھے
نظر تلوار بن جائے نفس جھنکار بن جائے

پھولوں کی حسیں ہو کہ ستاروں کی ادائیں
سب آپ پر قربان ہیں تشریف تو لائیں

☆☆

وقت بھی گوش برآواز نظر آیا
پست ماحول کا انداز نظر آیا
جب کسی بزم میں پہنچا ہے شہ دیں کا غلام
اپنے کردار سے ممتاز نظر آیا

حضرات! ابھی آپ کیف وسرور میں ڈوبی ہوئی تقریر سماعت فرمارہے تھے جس کی تاثیر سے دل کے خاموش گوشے دماغ کے ریشوں سے ٹکرا رہے تھے۔ آشفتہ سروں کے عزائم نست ونابود ہورہے تھے، غلط خیالات کے گھروندیں ٹوٹ پھوٹ رہے تھے، اور خلوص ومحبت کے پاکیزہ جذبات پیدا ہورہے تھے حضرت موصوف کے مسجع اور مقفہ جملے آراستہ پیراستہ تھے جن سے ادب وادیب بیک وقت دونوں مستفید ہورہے تھے، اور موصوف یہ کہہ رہے تھے۔

چہرۂ گردش ماحول نکھر جائے گا
اٹمی دور کا انسان سدھر جائے گا
اے نئے دور تجھے امن کی حاجت ہے اگر
تھام لے دامن سرکار سنور جائے گا

سامعین کرام! اس عظیم الشان اجلاس کا یہ عظیم الشان پروگرام نہایت شان وشوکت کے ساتھ اپنی کامیابی کی جانب رواں دواں ہے۔نورانی اسٹیج کو زینت بخشنے والے فقید المثال علماء کرام، خطباء عظام، مفتیان انام، شعراء ذوی الاحترام، شان انبیاء علیہم السلام جلوہ افروز ہیں، ان کی زیارت سے مشرف ہوکر اپنے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کیجئے کیونکہ آج تاریخی کانفرنس میں ہرآنے والا یہ کہہ رہا ہے۔

میرے جذبۂ شوق جنوں کو کہوں کہ کیا کہاں کی تلاش ہے
جہاں سرنگوں ہے بلندیاں اسی آسماں کی تلاش ہے
وہ بہار جس کی خزاں نہیں وہ چراغ جس میں دھواں نہیں
اُسی انجمن کی ہے جستجو اُسی گلستاں کی تلاش ہے

حضرات! آج اس تاریخی کانفرنس میں میری نگاہ انتخاب ایک ایسے شاعر پر جاکر رک جاتی ہیں جن کی آواز میں سوز گداز کا وہ موثر جادو ہے جو ایک ایک شعر پر دل جھوم جاتا ہے اور ایمان واعتقاد کی مرجھائی ہوئی کلیاں مسکرانے لگتی ہیں میری مراد جناب .... صاحب سے ہے۔آج وہ اپنی کاوش فکر کو روح افزا کی عطر بیز پتیوں میں پیرو کر، عقیدت کے دل آویز پھولوں سے سجا کر اور ارادت کی شگفتہ کلیوں میں بسا کر آپ کے روبرو تشریف لارہے ہیں۔

جمال گنبد خضریٰ جو آنکھوں میں بساتے ہیں
وہ جلوہ گاہ محبوب خدا دل کو بناتے ہیں

خمار بادۂ حب نبی سے مست جو بھی ہیں
خوشی میں جھوم کر محفل میں وہ نعتیں سناتے ہیں

جلوے ہیں بے نقاب نظر کامیاب ہیں
گلستاں کے پھول وکلی لا جواب ہیں
کس قدر ہے دل کی ٹھنڈک عشق کے مہتاب ہیں
وہ تبسم رنگ ونکہت مسکراتے باب ہیں

اورڈاکٹر اقبال نے اپنی آرزو کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے روح کو تڑپا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

حضرات! موصوف ابھی خوبصورت ماحول اور خاموش فضاؤں میں نعت حبیب خدا کے گلدستہ پیش کرر ہے تھے اور سامعین وجد وکیف میں آکر اپنے دریچۂ دل کو بہار ابد کی جانفزاں ہواؤں کے لیے کھولے ہوئے تھے، آواز کا مدہوش کن لب ولہجہ اور عشق رسالت کی بے خودی سے وہ اثر پیدا کر گئے کہ سامعین کافی دیر تک سبحان اللہ ماشاءاللہ سے داد تحسین وآفریں دیتے رہے اور موصوف یہ پیغام آپ تک پہنچاتے رہے کہ:

صاحب ایماں تصویر وفا بن جایئے
چاہیئے شاہی تو اس در کے گدا بن جایئے
بعد میں بن لیجئے گا آپ شیخ محترم
آیئے پہلے غلام مصطفٰے بن جایئے

اور

مذہب اسلام کو دل سے لگانا چاہئے
دین کی خاطر لہو اپنا بہانا چاہئے
کفر کی یلغار میں کی ہے حفاظت دین کی
طارق وخالد سے یارو درس پانا چاہئے

سامعین کرام! خلوص وعقیدت اور عشق ومحبت کے پر کیف سماں میں ایک ولولہ انگیز اور نکات آفریں تقریر سماعت کیجئے جو فصاحت وبلاغت، علم وحکمت، شریعت وطریقت اور رشد وہدایت کے منارۂ نور کے ساتھ حضرت علامہ مولانا.........صاحب قبلہ کرسی خطابت پر جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔

آیئے موصوف کا استقبال نعرہ ہائے تکبیر ورسالت سے کرلیں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

خورشید ملے گا اور مہتاب ملے گا
خطابت میں ان کی گوہر نایاب ملے گا
لائیں گے جب تشریف یہ بزم رسول میں
گلشن ملے گا نور کا گلاب ملے گا

جو عشق سے فیضیاب ہوتا ہے
وہ حسن میں لاجواب ہوتا ہے
ملتا ہے جو خاک مدینہ سرپر
وہ ذرے سے آفتاب ہوتا ہے

اور کسی شاعر نے اپنے جذبۂ عقیدت کی ترجمانی یوں کی ہے۔

روشنی قلب کے گوشوں میں سجائے رکھنا
ان کی الفت کے چراغوں کو جلائے رکھنا

جن میں خوشبو ہی نہیں ذکر نبی کی لوگو
خود کو تم ایسے خیالوں سے بچائے رکھنا

حضرات، موصوف نے ایک فکر انگیز خطاب فرما کر سامعین کے دلوں کو گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں پہنچا دیا اور محبت رسول کی خوشبو اس طرح بکھیر دی کے جذبات کا تلاطم آنکھوں کی راہ سے ساون، بھادو کی طرح برسنے لگا کیونکہ توشۂ آخرت کی فکر سے لبریز ایک ایک کلمہ سامعین کے دلوں پر اثر کرتا جا رہا تھا۔

دنیا کے مال وزر نہ خزینہ کی آرزو
دل میں ہے جاگزیں میرے طیبہ کی آرزو
رضواں یہ ذکر باغ جناں تم ابھی نہ چھیڑ
مجھ کو ہے صرف گنبد خضریٰ کی آرزو

آیئے ایک مرتبہ ہم اور آپ وجد و کیف میں جھوم جھوم کر نعرۂ ہائے تکبیر و رسالت سے اپنے جذبہ ایمانی اور قوت روحانی کو مضبوط کر لیں۔

جذبہ فاروق اپنے دل میں پیدا کیجئے
سنیت کا دوستوں گھر گھر میں چرچا کیجئے
کانپ جائے قلب باطل نعرۂ تکبیر سے
آیئے یوں پرچم اسلام اونچا کیجئے

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

سامعین کرام: اب بلا تاخیر طوطئ نغمہ سرا، مالک سرود غنا، ارباب طرز و ادا جناب.........صاحب کو آپ کے حوالے کر رہا ہوں، موصوف کی پرواز تخیل اتنی بلند ہے کہ ان کے ایک ایک مصرعہ سے علمی استعداد کا پتہ چلتا ہے۔ ان کے ایک ایک شعر در تاب ناک کی حیثیت رکھتا ہے، ان کا ہر شعر اپنی جامعیت کے لحاظ سے بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ ان کے اشعار قوائف

وردائف سے جڑے موتی کی لڑیوں کی طرح چمک رہے ہیں، ان کے ہر شعر سے خلوص وعقیدت کی مہک عود وعنبر کی خوشبو پھیلنے لگتی ہے۔

موصوف کو اس شعر کے ساتھ زحمت سخن دوں گا

ساقی انجمن میں آج ہر جانب بہار ہے
ماحول بھی پرکیف فضا خوشگوار ہے
تشنگی سے پوری محفل آج بیقرار ہے
جام لے کر آؤ ساقی تیرا انتظار ہے

☆☆☆

دل تو عشق نبی میں دھڑکنے لگا
دھیرے دھیرے مقدر چمکنے لگا
بزم سرکار جب بھی سجائی گئی
جھوم کر ابر رحمت برسنے لگا

اور اسی تسلسل میں یہ اشعار بھی سماعت کیجئے۔

دین و دنیا جس سے حاصل ہو وہ دولت دل میں ہے
یعنی سرکار دوعالم کی محبت دل میں ہے
ہر ستارہ ہوگیا ہے بے اثر میرے لیے
جب سے دید گنبد خضریٰ کی حسرت دل میں ہے

حضرات: موصوف ابھی عشق رسول کے اتاہ سمندر میں غوطہ زن ہو کر زمین نعمت پر ایسی گل کاری کی ہے جس سے آج بازار عشق میں ان کا سکہ رائج ہے اپنی ترنم والی آواز سے سامعین کے ذہن ودماغ کو معطر کر کے یہ پیغام محبت دے رہے تھے کہ

یوں جذبہ جنون نے بڑا کام لیا ہے
روز ازل میں عشق کا انعام لیا ہے

میرے لبوں کو چوم لیا جبرئیل نے
سرکار دوجہاں کا جہاں نام لیا ہے

اب رونق بزم دوبالا کرنے کے لیے فاضل طریقت حضرت علامہ مولانا ....صاحب کو دعوت سخن دینے جارہا ہوں۔ ان کا از واز خطابت نہایت پرلطف، نہایت پر کیف، نہایت پر مغز، نہایت دل آویز ہے، مسند خطابت پر جلوہ افروز ہوکر اپنی جادو بیانی کا خوبصورت جوہر دکھلائیں گے۔

آیئے نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی چھاؤں میں حضرت کا استقبال کریں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

حضرت کو اس شعر کے ساتھ دعوت سخن دے رہا ہوں۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن لگا
لگائے ہوئے اہل ذوق آپ سے لگن
جہاں بھی شوق نظر لطف امتحان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

☆☆

کفر وظلمت سے بچا صاحب ایمان کردے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلمان کردے
روح توحید کو ہر قلب میں پیدا کردے
نور اسلام سے عالم کو فروزاں کردے

حضرات: ابھی آپ خوبصورت ماحول اور خاموش فضاؤں میں ایک ولولہ انگیز اور بصیرت افروز تقریر سماعت کر رہے تھے موصوف کے الفاظ کس قدر میٹھے اور محبت کے جذبات میں ڈوبے ہوئے تھے گویا الفاظ کے موتی سامعین کی سطح قلب پر بکھیر کر یہ کہہ رہے تھے۔

عقیدتوں سے بھری رات ماہتابی ہو
سرور عشق میں دن کی فضا گلابی ہو
کھلا ہو ساقی کوثر کا میکدہ یارب
مجھے جو جام ملے صدقہ صحابی ہو

اب بلاتاخیر جناب محترم ....صاحب سے ملاقات کیجئے جو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں منظوم خراج عقیدت پیش کریں گے۔

ان کے اشعار کے بدلتے قوائف، چمکتے ردائف دلوں میں پیوست ہو جانے والے کلمات اور روح کے تار کو چھیڑنے والے نغمات اکثر محسوس کریں گے کہ ان کے ذخیرۂ الفاظ منہ کھولے حاضر ہیں ان کے حرف وصوت آہنگ واسلوب، لفظ و معنی جدھر نظر اٹھتی ہے فصاحت دست بستہ اور بلاغت سرنہادہ ہے گویا کہ ایک ایک شعر عقیدت کا حصار باندھے اور محبت کا احرام اوڑھے کھڑا ہے۔

موصوف اس شعر کو کہتے ہوئے ممبر نعت پر تشریف لا رہے ہیں۔

اے صبا لے چل اڑا کر جانب طیبہ مجھے
یاد آتا ہے بہت اب گنبد خضریٰ مجھے
روز محشر نعت پاک مصطفےٰ پڑھتا اٹھوں
اہل محشر کہہ اٹھے آقا کا دیوانہ مجھے

دل کی دھڑکن کہہ رہی ہے، بزم خوش انجام ہے
رات کی تاریکیوں کی ہر ادا نا کام ہے
بارش بے وقت سے کہدو کہ رک جائے ابھی
میرے ہونٹوں پر محمد مصطفیٰ کا نام ہے

اور کسی شاعر نے ایمانی دریا میں غوطہ لگا کر یوں کہا ہے

حرص دنیا کی نجاست کو بہارا جائے
صدق اور توبہ سے پھر دل کو نکھارا جائے
رنگ سنت رہے عشق ووفا کی خوشبو
قلب یوں حق کے لیے اپنا سنوارا جائے

ابھی مداح خیر البشر نعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گلدستۂ پیش کر کے سامعین کے ذہن ودماغ کو طیبہ کی گلیوں کا گشت کرا کر یہ کہہ رہے تھے۔

یہ شہر طیبہ ہے شہر طیبہ باغ جنت سے کم نہیں ہے
کہ دونوں عالم کی راجدھانی ہے شہر طیبہ ارم نہیں ہے
جو دل کی دھرتی پہ عشق احمد کا ایک گلشن لگایا میں نے
اس کی بو ہے یہ نعت احمد فقط یہ زور قلم نہیں ہے

سامعین کرام: اب کیف سرور کی محفل میں بے نظیر مقرر لا جواب خطیب جن کی خطابت کی دھوم ہندو نیپال کے کونے کونے میں مچی ہوئی ہے۔آج وہ اپنے انمول جواہرات ، علمی لطائفات ،عبرت آمیز حکایات، حیرت انگیز واقعات لے کر آپ کے روبرو تشریف لا رہے ہیں۔

میری مراد حضرت مولانا............صاحب ہیں۔

آیئے حضرت کا استقبال نعرۂ ہائے تکبیر ورسالت سے کریں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر،نعرۂ رسالت یارسول اللہ فقط اس شعر کے ساتھ

علم وحکمت لایئے معرفت کی دولت لایئے
رشک فردوس چمن زار مسرت لایئے
عصر حاضر کے لیے درس عمل فکر عظیم
دل نشیں طرز بیاں حسن خطابت لایئے

☆☆☆

طاعت رب دوعالم میں جو متوالے ہیں
درحقیقت وہی اکرام ونعم والے ہیں
کوئی محروم بھلا شان ولی کیا جانے
پردے آنکھوں پہ ہیں اور دل پر لگے تالے ہیں

اور پھر

جس کو میرے سرکار کی الفت نہ ملے گی
ہرگز اسے اللہ کی رحمت نہ ملے گی
ہے عزت کونین میرے آقا کے حرم سے
گستاخوں تمہیں کچھ کہیں عزت نہ ملے گی

حضرات: موصوف اپنی تقریر کو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے دلائل سے ہر جملے کو سنوار کر مذاہب ادیان باطلہ اور افکار خیالات فاسدہ کی تردید کر کے مذہب اہل سنت کے اثبات وتائید کا گنجینہ کھول کر سامعین کے ذہن خانوں میں بسا رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے۔

طور تہذیب کا سامان بدل سکتا ہے
ہر نئے موڑ کا طوفان بدل سکتا ہے
ہے اگر دامن سرکار میرے ہاتھوں میں
اس نئے دور کا انسان بدل سکتا ہے
اور اگر بے عمل دل ہے تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہے برسات سے کیا ہوتا ہے

اس عبقری شخصیت کی پروقار خطابت کے بعد عرفانی ذائقہ بدلنا چاہتا ہوں چنانچہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں منظوم خراج عقیدت اور گلہائے عشق ومحبت پیش کرنے کے لیے ایک عظیم شاعر کو پیش کر رہا ہوں جو

بربطِ دل پر مضراب صداقت لگائیں گے اور اپنی نواسنجی سے ماحول محبت کو پروان چڑھائیں گے، شاعر اسلام کے کلام میں۔

اگر اشعار کی روانی ہے تو حقیقت کی ترجمانی بھی ہے۔
اگر علم کی فراوانی ہے تو سلاست کی کامرانی بھی ہے۔
اگر تصوف کی چاشنی ہے تو طریقت کی پاسبانی بھی ہے۔
اگر دریا کی جولانی ہے تو سمندر کی سیلانی بھی ہے۔
اگر موجوں کی طغیانی ہے تو سورج کی درخشانی بھی ہے۔
اگر چاندگی تابانی ہے تو ستاروں کی ضوفشانی بھی ہے۔

اس تمہید سے میری مراد عندلیب گلشن مدینہ عالی جناب .... صاحب ہے میں اس شعر کے ساتھ موصوف کو دعوت سخن دے رہا ہوں۔

ابر برس گیا ہے فضا جھوم اٹھی ہے
بادہ وہی پیمانہ وہی ساقی وہی ہے
ساقی وہی مئے جو تیری آنکھوں میں بھری ہے
دیکھ رندوں کی نگاہیں آج تجھ پر پڑی ہے

اندھیری رات ہے تاروں کا نور مدہم ہے
سکون کی نیند میں آسودہ سارا عالم ہے
فرشتوں آؤ ذرا جھوم کے درود پڑھو
سجی ہوئی یہاں بزم رسول اکرم ہے

اور عقیدت ومحبت سے لبریز دل کو چھو لینے والا شعر سماعت کیجئے۔

خوابوں میں انہیں آقا دیدار کراتے ہیں
سرکار کی نعتیں جو دن رات سناتے ہیں

سرورکونین کے جوشوق میں آتے ہیں
دامان طلب بھر کے محفل سے وہ جاتے ہیں

ابھی آپ عندلیب خوشنوا محبت رسول کے سمندر میں ڈوب کر نعتیہ کلام کے نغمے سنا رہے تھے اور حاضرین جلسہ کے ذہن وفکر میں عشق محمدی کے دیپ جلا کر یہ کہہ رہے تھے۔

ان کی بزم میں ہم نے شعر جب سنایا ہے
آنکھیں ہوگئیں روشن قلب جگمگایا ہے
ان کا نام لیتے ہی رحمتیں ہوئی نازل
بار بار مصیبت میں ہم نے آزمایا ہے

سامعین کرام! اب ہماری جماعت کے ایک عظیم رہنما جن کے خطاب سننے کے لیے ہزاروں کان بے تاب و بے قرار رہتے ہیں آج وہ انجم و کہکشاں میں اپنی زیارت کا انمول موقع فراہم کرنے منبر خطاب پر تشریف لا رہے ہیں میری مراد مقرر برق بار۔ یکتائے روزگار، خطیب ذی وقار حضرت علامہ مولانا ....صاحب ہے۔

حضرت سے گذارش ہے کہ وقت کی نبض پر ہاتھ رکھ کر صرف ۲۵/منٹ خطاب فرمائیں۔

آیئے نعرۂ تکبیر ورسالت سے استقبال کریں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

فدائے ملت اہل نظر کی بات کیجئے
جو دین پہ مر مٹے اس نامور کی بات کیجئے
بذوق حسن عقیدت خلوص الفت سے
رسول کبریا خیر البشر کی بات کیجئے

عشق نبی میں ڈوب کر ایک بار دیکھیے
پھر لطب زندگی کا میرے یار دیکھیے
دنیا میں دیکھنا ہے اگر جلوۂ بہشت
جاکر دیار احمد مختار دیکھیے

اورکسی شاعر نے اپنی محبت کا اظہار یوں پیش کیا ہے۔

یادسرکار سے جینے کا قرینہ آیا
تیرے اذکار سے ہر دل کو سکینہ آیا
ہوگیا ساراجہاں ان کی ضیاسے روشن
جس گھڑی دہر میں وہ شاہ مدینہ آیا

حضرات : موصوف اپنی نورانی ،عرفانی ،قرآن، ایمانی خطاب سے سامعین کے قلب وجگر کومنورمجلیٰ کرر ہے تھے اوراہل محفل جذبۂ ایمانی سے سرشار ہوکرتو حیدورسالت کے فلک شگاف نعروں سے فضا معطرکرر ہے تھے۔

فرش زمیں کا چین بھی اور آسماں کا چین
ذکر رسول پاک ہے کون ومکاں کا چین

☆☆

سبطین جوہیں جان علی جان فاطمہ
ان میں نہاں ہے سرورکون ومکاں کا چین

سامعین کرام۔ لیجئے آواز کامدہوش کن لب ولہجہ کے ساتھ پیکرعشق وفا، شاعرخوشنوا، نازش دل رباجناب......صاحب اپنے سراپالطف وکرم پیکر جو نوازش حبیب خداصلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش وقار میں نہایت ادب واحترام کے ساتھ عقیدت ومحبت کے خوش رنگ پھول نچھاورکرنے اس شعر کے ساتھ منبرنعت پرتشریف لارہے ہیں۔

نور کی محفل ہے اور یہ نورانی رات ہے ساقی
پلادے اپنے میخانوں سے سب کو جام اے ساقی
صراحی ہے نہ صہبا ہے نہ کوئی جام ہے ساقی
تیرے رندوں کی محفل میں خدا کا نام ہے ساقی

☆☆

دل ونظر کو مدینے کا نور کافی ہے
میرے لیے یہی نعت حضور کافی ہے
تمام عالم امکاں میں روشنی کے لیے
قسم خدا کی محمد کا نور کافی ہے

اور کسی شاعر نے اس طرح کہا ہے کہ:

میں مدینے سے نور لاؤں گا
زندگی کا شعور لاؤں گا
اے میرے درد دل بھروسہ رکھ
تیرا تحفہ ضرور لاؤں گا

حضرات ابھی آپ ایک ممتاز شاعر سے نعت ومناقب کے اشعار سماعت کرکے داد تحسین وآفریں کی صدا کے ساتھ انعام واکرام سے نواز رہے تھے اور موصوف سامعین کی رگوں میں ایمانی حرکت پیدا کرکے یہ کہہ رہے تھے۔

مجھے ہو پاس ہر لمحہ میرے آقا کی نسبت کا
کیا جائے جب ان کا ذکر برسے ابر رحمت کا
الٰہی نعت لکھی ہے تیرے محبوب کی میں نے
عطا ہو جائے مجھ کو بھی سلیقہ ان کی مدحت کا

اب شعلہ نواز خطیب سے خطاب سماعت کیجئے اور سکوت کا ماحول بنائے

رکھئے کیوں کہ ان کا خطاب جامع اور دل افروز نکات پر مبنی ہوتا ہے، ان کا انداز بیان حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والہانہ عشق سے لبریز ہوتا ہے۔ ان کی زبان حق ترجمان سے نکلا ہوا ہر جملہ دل کی گہرائیوں میں اتر تا چلا جاتا ہے۔ اور سامعین سبحان اللہ اور نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی صدائیں بلند کرنے لگتے ہیں، اس تمہید سے میری مراد حضرت علامہ......صاحب ہے۔

نعرہ ہائے تکبیر ورسالت سے خیر مقدم کیجیے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

آنکھ پرنم ہے تیرا دیدار کرنے کے لیے
دل ترستا ہے میرا گفتار کرنے کے لیے
آیئے اے پیشوا بیدار کرنے کے لیے
یعنی علم دین سے سرشار کرنے کے لیے

☆☆

محبوب کائنات کا جلوہ ہے سامنے
نور خدا کا ہر سو اجالا ہے سامنے
شمس وقمر کا حسن بھی شرما کے رہ گیا
کیسا جمال گنبد خضریٰ ہے سامنے

اور یہ بھی کہ:

مزاج گردش دوراں کو دیوانے بدل دیں گے
نہ آیا راس میخانہ تو پیمانے بدل دیں گے
سلامت ہے اگر سوز وگداز عشق کا عالم
تجلی کو بھری محفل میں پروانے بدل دیں گے

سامعین کرام: موصوف ابھی اس تاریخی کانفرنس کو شاندار دل پزیر اور فکر

انگیز خطاب کررہے تھے اثناء خطاب میں علمی ترشح ہورہا تھا جس سے پورا مجمع اپنے آئے ہوئے مہمان کی تقریر سن کر خوشی سے اچھل پڑا اور نعرۂ تکبیر ورسالت کی پرکیف گونج سے فضا مہک اٹھی۔

عقل میں دل کی اگر بات اتر جائے گی
بزم ہستی بھی بہرحال سنور جائے گی
جتنی سائنس سرچرخ کرے گی پرواز
اتنی اسلام کی معراج نکھر جائے گی

حضرات اب ایسے شاعر سے ملاقات کیجیے جن کے نغموں کی دلنواز صدائیں شعروسخن کی فضاؤں میں مسلسل گونجتی ہیں اور فصاحت وبلاغت کے ساتھ زبان وبیان کی سحر طرازی اس قدر برمحل ہے کہ ان کی ایک ایک نعت اپنی معنی آفرینی ،ندرت بیان، شوکت الفاظ، وفور عقیدت اور حسن یقین کی بدولت آسمان عقیدت پر جگمگانے والے نجم کامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ میری مراد جناب.........صاحب ہے۔

جو یہ شعر کہتے ہوئے آپ کے روبرو آرہے ہیں:

ہمارے دل کا کوئی راز لے نہیں سکتا
ہمارے درد کا انداز لے نہیں سکتا
ہمارے درد کا انداز لے نہیں سکتا
ہمیں تو نعت حبیب خدا سے نسبت ہے
کوئی ہماری آواز لے نہیں سکتا

☆☆☆

رہ مدینہ میں ایمان نے اہتمام کیا
نماز عشق پڑھی ہوش کو ایام کیا

ہمارے سر پہ در مصطفیٰ کی خاک تھی جب
تمام تاجوروں نے ہمیں سلام کیا

اور

یارب تیرے کرم کا کرشمہ دیکھائی دے
وقت اجل حضور کاجلوہ دیکھائی دے
یاد حبیب سے ہو معطر دل ودماغ
دیکھوں جدھر مدینہ مدینہ دیکھائی دے

ابھی آپ کے سامنے شاعر اسلام بارگاہِ رسالت میں گلہائے عقیدت نذر کرر ہے تھے اور آپ محو ہوکر ان کے کلام سے محظوظ ہور ہے تھے۔ موصوف نے اپنی حیات کا ایک ایک لمحہ نعت گوئی میں گذارا ہے اور گلشن اسلام میں عندلیب خوشنوا بن کر چہکتے مہکتے رہے ہیں، جس کے صلہ میں انہیں شہرت دوام کی دولت نصیب ہوئی ہے اور حیات جاوداں سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ یہ کہہ کر

کوئی رنگ وروپ پہ مرگیا کوئی نغمگی پہ نثار ہے
اسی نعت شاہ مدینہ پہ میری زندگی کامدار ہے
یہ ہٹاؤ خلد کی دلکشی یہ بجھاؤ چرخ کی روشنی
میری چشم قلب کے سامنے میرے مصطفیٰ کا دیار ہے

میں اچھی طرح محسوس کرر ہا ہوں اور میری نگاہ آپ کے چہروں کو پڑھ رہی ہے میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ ایک عظیم خطیب کی خطابت کے مشتاق ہیں اور آپ آنے والے مقرر کی تقریر سننے کے لیے بے تاب و بے قرار ہیں آج کا یہ پر کیف منظر دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ:

جو نبی کے نام پر دل سے فدا ہوجائے گا
باخدا دل اس کا نوری آئینہ ہوجائے گا

اس کو دنیا کی کوئی طاقت جھکا سکتی نہیں
جوغلام حضرت شیرخدا ہوجائے گا
انشاء اللہ جلد اسلامی حکومت آئے گی
بول بالا ہر جگہ اسلام کا ہوجائے گا

سامعین کرام انتظار کی گھڑی ختم ہوئی اب آپ کے سامنے ایک عظیم مقرر، جامع علوم وفنون، فاضل معقولات ومنقولات، عالم کشف وکرامات، فاضل لطف وعنایات، حامی سنت، ماحی بدعت، قاطع کفروضلالت، تاج خطابت، صاحب ریاضت، عظمت ورفعت کے پیمانے میں نورونکہت کا جام لے کرتشریف لارہے ہیں میری مرادحضرت علامہ مولانا..........صاحب قبلہ سے ہے۔

جب آپ علمی نکات بیان کرنے لگتے ہیں تو امام رازی کی یادتازہ ہوجاتی ہے جب آپ تصوف پر بولنے لگتے ہیں تو امام غزالی کی محفل کاسماں بندہ جاتا ہے جب آپ فن حدیث کوموضوع سخن بناتے ہیں تو امام بخاری اورامام مسلم کی محفل سنورجاتی ہے۔لہٰذاحضرت کی شخصیت کے لیے اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں۔

خطرے میں ہے اب مذہب اسلامی کی تنظیم
اللہ سے بچھڑے ہوئے بندوں کو ملادو
جس چیز سے ثابت ہے محمد کی غلامی
لازم ہے زمانے کو وہی درس وفادو

☆☆

باادب باہوش میرا قلب مضطرہوگیا
جب نظر میں گنبد خضریٰ کا منظر ہوگیا
جس نے کی توہین محبوب خدا کی بالیقین
وہ ہمیشہ کے لیے جنت سے باہر ہوگیا

اور یہ بھی کہ:

خلاق دوجہاں کی اطاعت پہ ناز ہے
اللہ کے حبیب کی رحمت پہ ناز ہے
معراج مصطفٰے کا وسیلہ نہ پوچھئے
بخشائش سوال قیامت پہ ناز ہے

سامعین حضرات ابھی آپ نے ایک عظیم الشان تقریر سنی جو مژدۂ روح نواز تھی، حسین آمیز تھی، پیکر نور و سرور میں ڈھلی ہوئی تھی۔ مجمع کی طرف سے تحسین و آفریں کی صدا بلند ہو رہی تھی، نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے پورا مجمع خورشید طلعت بنا ہوا تھا، اور تقریر کا ایک ایک جملہ تیر و نشتر بن کر دل کی گہرائی میں اتر رہا تھا۔

وہ کیوں نہ اپنی حسیں زندگی پہ ناز کرے
جسے عرب کا شہنشاہ سرفراز کرے
سمٹ کے عرش کی وسعت قدم پر اس کے جھکے
جسے بلند میرا رب بے نیاز کرے

حضور کی مدحت وثنا تعریف وتوصیف بزم کا موضوع، روح کی لذت اور ایمان کا سرمایہ ہے اس میں ایک طرف شعر وادب کی چاشنی ہے تو دوسری طرف حیات کی بہترین نغمگی ہے۔ بقول بیکل:

خیال شام نہ اندازۂ سحر لاؤ
چراغ شمس نہ تابانی قمر لاؤ
جو دیکھنا ہے میرے مصطفٰے کے جلوؤں کو
چلو مدینے سے ایمان کی نظر لاؤ

وہ شاعری جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو، تعظیم رسول کی آئینہ دار ہو۔

عشق رسالت سے گہری وابستگی ہو، حقائق کی منظر کشی ہو تو یقیناً قابل تعریف اور لائق صد تحسین ہے۔ یہ سوچ کر کہ:

سامنے ان کا آستانہ ہے
عاصیوں کا وہی ٹھکانہ ہے
بے خطر ہم کریں گے ذکر رسول
لاکھ دشمن اگر زمانہ ہے

نعت گوئی اور اسلامی شاعری ذریعۂ نجات بھی ہے اور دنیا میں باوقار بھی ہے، حضور تشریف فرما ہوتے تھے وفا شعاروں کا مجمع ہوتا تھا، صحابۂ کرام کے جھرمٹ میں بارگاہ نبوت کا عاشق صادق شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعت گوئی کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور شان ادب کے ساتھ اس طرح گویا ہوتے تھے۔

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَاَكْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

مطلب یہ ہے کہ یارسول اللہ میری نظروں نے آپ جیسا حسین وجمیل نہیں دیکھا، بلکہ آپ جیسا حسین وجمیل صاحب کمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ ہر عیب سے پاک وصاف پیدا کئے گئے ہیں جیسا آپ نے چاہا اسی کے مطابق آپ کی خلقت ہوئی ہے۔

جو بھی ہاتھوں میں لیے نعتیہ دیوان گیا
حشر میں بن کے وہ حسان کا مہمان گیا

جس کے دل میں رہی تا عمر نبی کی الفت

بزم ہستی سے وہی صاحب ایمان گیا

حضرات اب آپ کے سامنے ایک شاندار شاعر، بہترین نعت گو اور عاشق رسول کو پیش کرر ہا ہوں، اس سے میری مراد، شاعر خوش کلام، شہنشاہ ترنم عالی جناب..........صاحب سے ہے۔

ان کی شاعری میں نقش ونگار، حروف وحکایات، شعلہ وشبنم، جنون حکمت، فکر ونشاط، آیات ونغمات، وجد وفکر، وفور شوق کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

حضرت والا رونق بزم ہو کر لطف ولذت کی چاشنی بھرنے آرہے ہیں۔

مظہر کیف ومسرت ہے فقط تیرا کلام

رقص ونغمہ سے عبارت ہے فقط تیرا کلام

ایک دریائے لطافت ہے فقط تیرا کلام

نکہت ورنگت کی جنت ہے فقط تیرا کلام

ذہن کو تیرے مہکتا ہوا گلزار کہوں

تجھ کو اقلیم سخن کا میں شہریار کہوں

☆☆

ان کے لبوں پہ پاک تبسم مچل گیا

بڑھ کے اندھیرا نور کے سانچے میں ڈھل گیا

کیا کام کرگئی ہے نگاہ کرم نہ پوچھ

میں لغزش حیات کا مارا سنبھل گیا

اور کسی شاعر نے اپنی ایمانی محبت کو خوبصورت اشعار کی شکل میں یوں پیش کیا ہے۔

لامکان سے بھی آگے جس کی شان رفعت ہے

وہ نبی برحق ہے راز دار وحدت ہے

کیوں نہ ہم پڑھے جائیں نعت مصطفےٰ ہردم
جب کہ خود کلام اللہ نعت جان رحمت ہے

کیف وسرور میں ڈوبی ہوئی ان کی ترنم خیز آواز اور نشاط خیز ادا سے میرا جذباتی منظر دوبالا ہوگیا، تخیلات کی آنکھیں رقص کرنے لگیں، نعت رسول گنگنائی جارہی تھی اور پورا مجمع عشق رسول کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔

سرکار کا غلام جدھر سے گذر گیا
بگڑا ہوا ادھر کا مقدر سنور گیا
اس کے مزار پر بھی ملا درس زندگی
جو الفت رسول میں جان سے گذر گیا
جنت اتر پڑی ہے مہکتی ہوئی اُدھر
جھونکا صبا کا طیبہ سے ہوکر جدھر گیا

اس ترنم ریز ماحول کو محو بے خود اور مدہوش بنانے کے لیے ایک روح نواز مقرر کو دعوت سخن دینے جارہا ہوں جو انوار بھری رات کو عرفانی محبت اور جمال نبوت سے ہم آہنگ کرنا جانتے ہیں، حضرت کی شان میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آپ آسمان علم وحکمت کے شہسوار ہیں، علم وشریعت کے بحر ذخار ہیں، گلشن طریقت کی فصل بہار ہیں، فن تصوف کے تاجدار ہیں، کشور شعر وادب کے شہریار ہیں، شراب معرفت کے میخوار ہیں، الفت رسول میں سرشار ہیں، ملت بیضاء کے مددگار ہیں، اہل سنن کے علمبردار ہیں، کاروان سنیت کے سپہ سالار ہیں، میری مراد حضرت علامہ مولانا مفتی ....صاحب قبلہ سے ہے۔

حضور والا کا پرزور استقبال نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی چھاؤں میں کیجیے۔
نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

حضرت کے آنے سے قبل چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

سنانے کو ہمیں ذکر نبی تشریف لاتے ہیں
یہ لیکر علم دین کی روشنی تشریف لاتے ہیں
ادب لازم ہے اہل بزم اور اہل محبت کو
سجا کر ذہن میں فکر دلی تشریف لاتے ہیں

☆☆

ذکر محبوب شب و روز کے کرنے والے.
وہ نہیں اور کسی زور سے ڈرنے والے
زندگی ان کی مزاروں سے ملا کرتی ہے
جو ہیں اللہ کے محبوب پہ مرنے والے

اور اسی تسلسل میں یہ بھی ملاحظہ کیجئے:

جام توحید کے دور چلنے لگے
ہر طرف نور کے دیپ جلنے لگے
گیسوئے پاک رخ پر مچلنے لگے
چاند سے نور کے ابر ڈھلنے لگے
اختیار نبوت کا دم دیکھئے
چاند سورج اشاروں پر چلنے لگے
دیکھ کر ان کے تلوؤں کی نوری جھلک
آسمانوں پہ تارے مچلنے لگے

حضرت کی تقریر کوثر و سلسبیل سے دھولی ہوئی تھی، زبان و بیان کی نیرنگی دلربا تھی، انداز بیان اچھوتا تھا، لب ولہجہ نہایت پاکیزہ تھا اور خطابت کا ایک ایک جملہ تاثیر کے اتاہ ساگر میں ڈوبا ہوا تھا۔ بقول بیکل

جب صبا بوئے گل سونگھاتی ہے
نوری چادر کی یاد آتی ہے
ذکر پاک رسول سے بیکل
زندگی جھوم جھوم جاتی ہے

اس باوقار اور نور آگیں ماحول میں یہ شعر بھی آپ کی سماعتوں کے حوالے کرر ہا ہوں۔

یہ بزم مئے یہاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر ہاتھ میں لے لے مینا اسی کا ہے

اب عشق وفا کی مجلس میں مہر ومحبت کا جام لبالب پلانے کے لیے سرور کائنات، فخر موجودات، بہار جمالات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی وقار میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک خوش الحان، خوش نغمہ شاعر اسلام کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں، آنے والے نعت گو شاعر کے شاعرانہ کلام میں حسن صورت کے ساتھ حسن سیرت کا رنگ نکھرا ہوا ملے گا، سوز وگداز جدت پرواز سے دوبالا دکھائی دے گا اور سامعین فرح ومسرت سے جھوم جائیں گے۔

میری مراد شاہکار ترنم، شہباز تکلم، شاعر فطرت مداح رسول عالی جناب ....صاحب سے ہے۔

اظہار ذوق کے لیے محترم کو اس شعر کے ساتھ دعوت سخن دے رہا ہوں۔

شہریار ترنم چلے آیئے
شہباز تکلم چلے آیئے
لطف ولذت کی آج چاشنی لے کر
شاہوار تبسم چلے آیئے

شاہ دیں شاہ مدینہ سید ابرار سے
یہ جہاں روشن ہوا ہے احمد مختار سے
روضۂ خیرالوریٰ کی کیا کروں توصیف میں
آتی ہے نورانی خوشبو گنبد و مینار سے

اور دیکھا جائے تو۔

تعلق ساغرومینا سے اس کا رہ نہیں سکتا
مئے حب محمد پی کے جو سرشار ہو جائے

اور یہ بھی کہ:

چار سو مہر محبت کا درخشاں دیکھو
جگمگا اٹھا ہے کل عالم امکاں دیکھو
سبز گنبد پہ ہے کیا بارش عرفاں دیکھو
نکہت ونور ہے ہر سمت فراواں دیکھو

شاعراسلام نے اپنے شاعرانہ تخیل اور جدت اسلوب سے بارگاہ رسالت کی سیر کرادی اور مدینہ کا جلوہ ہر ذہن ودماغ میں بسا دیا چنانچہ میں دیکھ رہا ہوں کہ پورا مجمع زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے کہ

مطمئن آج جہاں میں کوئی انسان نہیں
کیوں کہ سب کچھ ہے مگر دولت ایمان نہیں
جو بھی سرکار دوعالم سے محبت نہ کرے
لاکھ سجدے کرے پھر بھی وہ مسلمان نہیں

اسی ضمن میں یہ شعر بھی ملاحظہ کیجئے:

انسان اپنی عقل سے بے سود ہوگیا
فرعون کوئی اور کوئی نمرود ہوگیا

جس نے کیا نہ نور محمد کا احترام
دیکھا گیا لعین وہ مردود ہوگیا

ابھی آپ بلبل باغ مدینہ سے نعتیہ اشعار سن رہے تھے اور اپنے ذہن ودماغ کو منور مجلی کر رہے تھے۔ اب آپ کے سامنے تشریف لا رہے ہیں ایک عظیم خطیب اور شاندار مقرر میری مراد مبلغ حق وصداقت مفکر قوم وملت، ترجمان مسلک اہل سنت، فلک تقدس کے ماہ تاباں، فن خطابت کے بحر بیکراں، آسمان خطابت کے نیر درخشاں حضرت مولانا.........صاحب قبلہ سے ہے۔

یہ بزم نبی ہے سہانی
برستا ہے ہر سمت رحمت کا پانی
سنائیں گے جب آپ جادو بیانی
حضرت کی ہوگی بڑی مہربانی
خطابت کی دنیا میں ہے حکمرانی
کلی کا تبسم گلوں کی جوانی

آنکھوں میں مدینہ کی فضا جھوم رہی ہے
فردوس نگاہوں کو میری چوم رہی ہے
روضہ شہ کونین کا آئی ہے چھوڑ کر
مستی میں یہ نسیم سحر جھوم رہی ہے

اور کسی شاعر نے محبت رسول میں یوں کہا ہے۔

تمنا ہے یہ مدت سے دیار یار دیکھیں گے
مدینہ کے کبھی ہم بھی در و دیوار دیکھیں گے
جہاں پر ہر گھڑی انوار کی بارش برستی ہے
کبھی وہ محسن اعظم کا لالہ زار دیکھیں گے

آپ کی تقریر میں چاند کی چمک دیکھی، ستاروں کی جھلک دیکھی، جگنوں کی دمک دیکھی، بلبل کی چہک دیکھی، غنچوں کی چٹک دیکھی، پھولوں کی مہک دیکھی۔

کمال بزدلی ہے پست ہونا اپنی نظروں میں
اگر تھوڑی سی ہمت ہو تو پھر کیا ہو نہیں سکتا

ابھی آپ نور و نکہت سے لبریز اور شان و شوکت سے بھرپور تقریر سماعت فرما رہے تھے، اب بارگاہ رسالت میں نعتیہ کلام پیش کرنے کے لیے بہترین شاعر کو پیش کر رہا ہوں جو صاحب عشق، صاحب فن ،صاحب عقیدت، صاحب علم، صاحب سخن، صاحب ادب، صاحب فصاحت، صاحب بلاغت، صاحب لطافت، صاحب ذہانت، صاحب فطانت ہیں۔ان کے نعتیہ کلام کا ایک ایک شعر مظہر عشق مصطفےٰ اور وارفتگی شوق کا آئینہ دار ہے جو عاشق رسول کے دلوں کی دھڑکن ہے اور راہ نورد رواں وادیٔ شوق کے لیے روحانی غذا کا سامان ہے، ستاروں کی ادا میں پھولوں کے حسین باغوں میں محفل کو فروزاں کرنے کے لیے طوطیٔ شعر و سخن، نسیم باغ رسالت، عندلیب چمنستان نبوت جناب............صاحب تشریف لا رہے ہیں۔

ان کو اس شعر کے ساتھ دعوت سخن دے رہا ہوں کہ:

نور و نکہت کی بھرپور سماں میں آجا
بارگاہ شہ بطحا کا ثنا خواں آجا
آجاؤ مسکراتے ہوئے ساقی میخانہ
صدیوں سے منتظر ہوں ایک جام کے لیے

☆☆☆

سرکار کے دربار میں کیا کیا نہیں دیکھا
[illegible] عرش معلیٰ نہیں دیکھا

سچ پوچھئے تو جلوۂ کعبہ نہیں دیکھا
جن آنکھوں نے وہ گنبد خضریٰ نہیں دیکھا
طیبہ سے جو آیا ہے کبھی کہہ نہیں سکتا
فردوس بریں عرش معلیٰ نہیں دیکھا

اور اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے کہنے دیا جائے۔

تمہاری دھوم شہا ساری کائنات میں ہے
خدا کے وصف کا جلوہ تیری صفات میں ہے
نہیں ہے اور کہیں بھی وہ حسن زیبائی
جو حسن شہر مدینہ کے دن و رات میں ہے
تمہاری شان کتاب مبین سے روشن
تمہارا ذکر فرشتوں کی بات بات میں ہے

ابھی ابھی سلطان سخن نعت رسول پیش کررہے تھے اور پورا مجمع فاضل بریلوی کے اس ارشاد کے مطابق نظر آرہا تھا۔

منزل کڑی ہے شان تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں
کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اور یہ بھی:

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

حضرات اب ستارے خمار میکدہ آنکھوں میں لیے بزم فلک سے یکے بعد دیگر رخصت ہونے والے ہیں، تو ایسے پر کیف وقت میں پوری بیداری کے ساتھ حالات حاضرہ کے سلگتے ہوئے مسائل پر آنے والے خطیب سے ایک تاریخی خطاب دلنواز سماعت کیجئے، کیوں کہ

محبت کا نشہ جس آنکھ میں پایا نہیں جاتا
جمال یار ہرگز اس کو دکھلایا نہیں جاتا
بلا وصل نبی اللہ تک جایا نہیں جاتا
نبی کا جو نہیں خالق کا کہلایا نہیں جاتا

اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سکون قلب حاصل ہو گیا سر کو جھکانے سے
مجھے آقا عقیدت ہے تمہارے آستانے سے
یہ فیض عام تیرا ہے گلستان عقیدت ہے
سجی رہتی ہے دل کی بزم تیرے یاد آنے سے

اب آپ کے سامنے ایک بہترین خطیب اور شاندار واعظ تشریف لا رہے ہیں، جن کی خطابت کی دھوم ہر طرف مچی ہوئی ہے، جن کی ذات سامعین کے لیے اجنبی نہیں ہے میری مراد اخلاص واخلاق کے پیکر، صبر وتحمل کے خوگر، میدان خطابت کے عظیم شہسوار، علوم متداولہ کے گنجینہ، مختلف صلاحیتوں کے جامع روشن دماغ، حلم وبردباری کے عادی، اصابت فکر کا مجموعہ، فکر ونظر کی تجلی، حسن تدبر کا پیکر حضرت علامہ مولانا .... صاحب سے ہے موصوف کی تقریر میں عجیب نکتہ سنجی اور باریک بینی ہے، جملوں کی حسین بندشوں میں پند ونصائح کا انبار ہے۔

حضرت سے گذارش ہے کہ مائک پر جلوہ افروز ہو کر اپنے ولولہ انگیز

خطاب سے سامعین کے دلوں میں پھوٹتی ہوئی تپش کو شعلۂ جوالہ بنادے آیئے ہم اور آپ مل کر حضرت کا استقبال نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی فلک شگاف آواز سے کریں۔

نعرۂ تکبیر اللہ، نعرۂ رسالت یارسول اللہ

حضرت کی تشریف آوری سے قبل چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

باادب پھر ادب کا مقام آرہاہے
محمد کا اب ایک غلام آرہاہے
سخن کی حلاوت کرے ناز جس پر
وہی آج شریں کلام آرہاہے
منور کرے دل کو جس کی خطابت
خطابت کااب وہ امام آرہاہے

☆☆☆

جس پر نگاہ لطف شہ بحروبر کریں
تکریم اس گداکی نہ کیوں تاج ورکریں
خاک در رسول کے بوسے جو ہونصیب
محسوس خود کو عرش نہ کیوں عرش پر کریں

اور یہ بھی:

رحمت ونور کی برسات بھلی لگتی ہے
شہرطیبہ کی ہر ایک رات بھلی لگتی ہے
مملکت والوگدابن کے چلو طیبہ میں
درسرکار کی خیرات بھلی لگتی ہے

سامعین کرام، ہم اور آپ ایک عظیم الشان خطیب کی خطابت سے

مستفیض ہو رہے تھے۔ جی چاہ رہا تھا کہ حضرت سناتے رہیں اور ہم سب سنتے رہیں لیکن وقت کی قلت اجازت نہیں دے رہی ہے کہ پروگرام کو آگے بڑھایا جائے۔

شب کی خاموش فضا، محفل کا انجماد اختتام کا اشارہ کررہا ہے۔ لہٰذا اس کے مدنظر اس جشن بہار کو ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں یہ کہتے ہوئے کہ:

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم
دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

اور سامعین سے میری گذارش یہی ہے کہ:

یہ زندگی سنواریئے دل شاد کیجئے
لمحات زندگی کے نہ برباد کیجئے
جب مقصد حیات عبادت خدا کی ہے
پڑھیئے نماز مسجدیں آباد کیجئے

حضرات ناحق شناسی ہوگی اگر ہم اس پر کیف ماحول میں اپنے تمام علمائے کرام، مفتیان عظام، شعرائے اسلام، خواص و عام کا دل کی پنہائیوں سے شکریہ ادا نہ کرلوں، ہدیۂ امتنان و تشکر کے بعد آپ سب حضرات ملائکہ کی سنت ادا کرنے کے لیے باادب کھڑے ہوجائیں اور الحاح و محبت کے ساتھ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کریں۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعوا نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقاء والنقاء
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

یانبی سلام علیک یارسول الله علیك
یاحبیب سلام علیك صلوۃ الله علیك

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
مادعا الله داع

یانبی سلام علیك یارسول الله علیك

یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرْ

مِثْلَ حُسْنِكَ مَارَأَيْنَا

قُطُّ يَاوَجْهُ السُّرُوْرِ

یانبی سلام علیک یارسول اللہ علیک

یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ

اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ

اَنْتَ اِكْسِيْرٌوَّغَالٍ

اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ

یانبی سلام علیک یارسول اللہ علیک

یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اَرْسَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

عِنْدَنَا نُوْرًا مُّبِيْنَا

مُصْطَفٰى مَاجَاءَ اِلَّا

رَحْمَةَ الْعٰلَمِيْنَ

یانبی سلام علیک یارسول اللہ علیک

یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف کا مختصر تعارف

نام : محمد صفی اللہ قادری
والد محترم : محمد عین الحق
جد امجد : رمضان علی (مرحوم)
متوطن : گلاب پور، سسوا کٹیا، ضلع مہوتری، نیپال
پیدائش : ۹رجون ۱۹۷۳ء
تعلیم : فاضل درس نظامیہ، منشی، کامل، عالم، فاضل دینیات، فاضل طب، عربی فارسی بورڈ اتر پردیش
مشغلہ : تدریس و تقریر
بیعت : جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری
فراغت : دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد ۱۹۹۰ء مطابق ۱۴۱۰ھ

اساتذہ: استاذ العلماء حضرت علامہ حنیف القادری صاحب، حضرت علامہ مفتی مصلح الدین قادری صاحب گلاب پوری، حضرت مولانا بلال احمد صاحب پورنوی، مجمع الفضائل والکمالات حضرت علامہ اکرام الحق صاحب قبلہ نقشبندی، حضرت مولانا ثناء المصطفےٰ صاحب نقشبندی، حضرت مولانا قمر الدین صاحب نقشبندی دارالعلوم خیریہ فیض عام گھوسی، حضرت علامہ مفتی شفیق احمد صاحب شریفی، حضرت مولانا مجاہد حسین صاحب مصباحی۔ غریب نواز الہ آباد